اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ... عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان دارالامان

DAILY ALFAZL QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹ — شرح چندہ پیشگی — قیمت ایک آنہ — ایڈیٹر غلام نبی — تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ مورخہ ۱۵ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ یوم سہ شنبہ مطابق ۷ مارچ ۱۹۳۹ء نمبر ۵۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ مارچ ۱۹۳۹ء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج پونے نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج زیادہ ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں ۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے ۔

جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل چند روز سے بیمار ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب مولوی صاحب موصوف کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

کل بعد نماز مغرب محلہ دارالبرکات کی مسجد میں شیخ مبارک احمد صاحب نے نماز کی پابندی کے متعلق ایک دلچسپ تقریر کی ۔

آج عصر کے بعد ڈاکٹر نذیر احمد صاحب دندان ساز پسر خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔

کل مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالفضل کا ہفتہ وار اجلاس مسجد محلہ میں بصدارت حافظ مبارک احمد صاحب منعقد ہوا جس میں مولوی نور الحق صاحب مولوی فاضل نے "نمبرداری" کے موضوع پر اور چوہدری فضل احمد صاحب جالندھری نے ... تقریریں کیں ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بچوں کو قادیان میں تعلیم دلانے کی اہمیت

ایک دن مدرسہ کا تذکرہ ہو رہا تھا۔ حضورؑ نے فرمایا "اس جگہ طلباء کا آکر پڑھنا بہت ضروری ہے۔ جو شخص ایک ہفتہ ہماری صحبت میں آکر رہے۔ وہ مشرق و مغرب کے مولوی سے بڑھ جائے گا۔ جماعت کے بہت سے لوگ ہمارے روبرو ویسے طیار ہونے چاہئیں۔ جو آئندہ نسلوں کے واسطے واعظ اور معلم ہوں۔ اور لوگوں کو راہ راست پر لائیں" (بدر ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء)

ہمارا مسلک سب کی خیرخواہی ہے

فرمایا "ہمیں کسی کے ساتھ بغض و عداوت نہیں۔ ہمارا مسلک سب کی خیرخواہی ہے۔ اگر ہم آریوں یا عیسائیوں کے خلاف کچھ لکھتے ہیں۔ تو وہ کسی دلی عناد یا کینہ کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس وقت ہماری حالت اس جراح کی طرح ہوتی ہے۔ جو پھوڑے کو چیر کر اس پر مرہم لگاتا ہے۔ نادان بچہ سمجھتا ہے۔ کہ یہ شخص میرا دشمن ہے۔ اور اس کو گالیاں دیتا ہے۔ مگر جراح کے دل میں نہ غصہ ہے۔ نہ رنج۔ نہ اس کو گالیوں پر کوئی غضب آتا ہے۔ وہ ٹھنڈے دل سے اپنی خیرخواہی کا کام کرتا چلا جاتا ہے" (بدر ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء)

خدمت کے موقعہ کو غنیمت سمجھو

"مصائب رفع درجات کے واسطے ہوتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ اس بات پر روتے دھوتے نہ رہے۔ کہ خدا نے مجھ سے بیٹا مانگا ہے۔ بلکہ انہوں نے اس بات پر خدا تعالےٰ کا شکر کیا۔ کہ ایک خدمت کا موقعہ ملا ہے۔ لڑکے کی ماں نے بھی رضامندی دی۔ اور لڑکا بھی اس بات پر راضی ہوا" (الحکم نمبر ۵۔ جلد ۱۲۔ صکے)

بچوں اور بیوی سے کیسا تعلق ہونا چاہیئے

"ہر ایک کو چاہیئے کہ خدا سے دعا اور استغفار میں مصروف رہے۔ اور خدا کی رضا کے ساتھ اپنی رضا کو ملائے۔ جو شخص پہلے سے فیصلہ کر لیتا ہے۔ ٹھوکر نہیں کھاتا۔ مال۔ اولاد۔ بیوی۔ بھائیوں سے پہلے ہی سمجھ لے۔ کہ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ سب امانت خداوندی ہیں۔ جب تک ہیں۔ ان کی قدر۔ عزت۔ خاطر۔ خدمت کرو۔ جب خدا اپنی امانت کو واپس لے لے تو پھر رنج نہ کرو" (الحکم ۱۸۔ جنوری ۱۹۰۵ء)

رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ

"فرمایا۔ خدا تعالےٰ کے نام بے نیازی کے بھی ہیں۔ اور وہ رحم بھی کرنے والا ہے۔ لیکن میرا عقیدہ یہی ہے۔ کہ اس کی رحمت غالب ہے۔ انسان کو چاہیئے۔ کہ دعا میں مصروف رہے۔ آخر کار اس کی رحمت دستگیری کرتی ہے" (بدر ۸ نومبر ۱۹۰۶ء)

یوم التبلیغ کے موقع پر صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے

تین لاکھ ستاسی ہزار صفحات کا لٹریچر

احباب کرام کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ یوم التبلیغ کی تقریب پر صیغہ نشر و اشاعت نے جو ۲۴ ٹریکٹ مشتمل بر ۲۸۷۰۸۰ صفحات بہ تعداد ۲۷۶۷۰ شائع کئے ہیں۔ ان ٹریکٹوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

نام ٹریکٹ	تعداد صفحات
۱۔ وید ہمارا کرشن ہندی	۴
۲۔ ،، ،، ،، اردو	۴
۳۔ ،، ،، ،، گورمکھی	۴
۴۔ کرشن اوتار ہندی	۴
۵۔ ،، ،، اردو	۴
۶۔ صداقت حضرت مسیح موعود از روئے سکھ کتب۔ گورمکھی	۸
۷۔ ،، ،، اردو	۸
۸۔ ابطال الوہیت مسیح اردو	۴
۹۔ صداقت از روئے بائبل اردو	۴
۱۰۔ ایکتا کا اوتار گورمکھی	۱۲
۱۱۔ پونر جنم (تناسخ) ہندی	۴
۱۲۔ کیا وید ایشوری گیان ہیں۔ ہندی	۴
۱۳۔ روح و مادہ کی ازلیت ہندی	۲
۱۴۔ ویدوں کی تعداد میں اختلاف ،،	۴
۱۵۔ وید تین ہیں یا چار	۸
۱۶۔ وید کے ملہمین میں اختلاف	۸
۱۷۔ کیا وید الہامی ہیں	۴
۱۸۔ ابطال ازلیت وید	۱۲
۱۹۔ ویدک ایشور کا علم	۸
۲۰۔ ویدک ایشور کی صفات	۸
۲۱۔ ویدک توحید کا آئینہ	۸
۲۲۔ ویدک ایشور	۸
۲۳۔ پیغام الصلح انگریزی	۲۴
۲۴۔ پیغام الصلح گورمکھی	۴۵

مذکورہ بالا ٹریکٹوں کی ایک مقررہ تعداد ہر جماعت کو صیغہ کی طرف سے بھیجی جا رہی ہے اس سے زائد جس قدر کاپیاں درکار ہوں وہ اردو کے ہر چار صفحہ پر ۱۲ آنے سینکڑہ اور ہندی گورمکھی ہر چار صفحہ پر ۱۴ سینکڑہ کے حساب سے مل سکیں گے۔ احباب جس قدر منگوانا چاہیں فوری اطلاع دیں تاکہ اور کاپیاں چھپوائی جا سکیں (نوٹ) مگر پیغام صلح انگریزی و گورمکھی کی قیمت صرف آدھ آنہ ہے۔ (صیغہ نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ)

اہم ملکی حالات اور واقعات

گاندھی جی نے برت شروع کر دیا

۲ مارچ کو گاندھی جی نے راجکوٹ کے ٹھاکر صاحب کو یہ الٹی میٹم دیا تھا۔ کہ اگر ۲۴ گھنٹہ کے اندر اندر ان کے مطالبات پورے نہ کئے گئے۔ تو وہ فاقہ کشی شروع کر دیں گے۔ انہوں نے ٹھاکر صاحب سے سات مطالبات کئے تھے۔ اور وہ یہ کہ ۲۶ دسمبر والا اعلان دوبارہ نافذ کر دیا جائے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ ایک اصلاحاتی کمیٹی مقرر کی جائے۔ جو ایسی سکیم بنائے۔ جس سے ریاستی باشندوں کو زیادہ سے زیادہ اختیارات دئیے جائیں۔ ۲۱ جنوری والا اعلان منسوخ کر دیا جائے۔ جس نے پہلے اعلان کو باطل کر دیا تھا۔ اصلاحاتی کمیٹی میں پرجا منڈل کے نامزد کردہ پانچ ممبر لئے جائیں۔ جن میں سے ایک موجودہ تحریک ستیہ گرہ کا لیڈر ہو۔ اور وہی اس کا صدر ہو۔ اس کمیٹی میں شامل ہونے والے تین سرکاری ممبروں کو ووٹ کا حق نہ ہو۔ اور اس کمیٹی کے ممبر گاندھی جی کے مشورہ سے مقرر کئے جائیں ستیہ گرہ کے تمام قیدی فوراً رہا کر دئیے جائیں۔ اور جرمانے و ضبط شدہ جائیدادیں واپس کر دی جائیں۔

چونکہ وقت مقررہ کے اندر اندر اس کا جواب نہ آیا۔ اس لئے گاندھی جی نے ۳ اپریل کو بارہ بجے برت شروع کر دیا۔ لیکن اس کے ڈیڑھ گھنٹہ بعد جواب آ گیا جو بقول گاندھی جی جلتی پر تیل کا اثر رکھنے والا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ اصلاحاتی کمیٹی کے ضمن میں آپ کے مشوروں کو قبول کرنا میرے لئے ناممکن ہے۔ میرا فرض ہے کہ میں اصلاحاتی کمیٹی میں تمام مفاد اور طبقوں کی نمائندگی کا انتظام کروں۔ برت شروع کرنے کے بعد گاندھی جی نے ایک طویل بیان برائے اشاعت دیا۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ اگر میری زندگی کا کوئی فائدہ نہیں رہا۔ تو اس کا ضائع ہو جانا ہی بہتر ہے۔ لیکن اگر قدرت مجھ سے کوئی کام لینا چاہتی ہے۔ تو طویل برت کے باوجود میں ہلاک نہیں ہوں گا۔ میں ٹھاکر صاحب کو اپنا فرزند سمجھتا ہوں۔ اور اپنے آپ کو اس لئے تکلیف میں ڈال رہا ہوں۔ کہ ان پر اپنے مطالبات کی اہمیت واضح کر دوں۔

معلوم ہوا ہے کہ یو۔ پی۔ بہار۔ اڑیسہ اور بمبئی وغیرہ کی کانگرسی وزارتوں نے نوٹس دیا ہے۔ کہ اگر وائسرائے ہند نے مداخلت کا یقین نہ دلایا۔ اور گاندھی جی کی جان بچانے کی کوشش نہ کی تو وہ ۲۴ گھنٹہ کے بعد مستعفی ہو جائیں گی کہا جاتا ہے کہ برطانوی گورنمنٹ عنقریب ٹھاکر صاحب راجکوٹ کو گدی سے اتار کر ان کی جگہ ایڈمنسٹریٹر مقرر کر دے گی۔ وائسرائے ہند وزیر ہند سے بذریعہ تار و ٹیلیفون تبادلہ خیالات کر رہے ہیں۔ مرکزی اسمبلی کی کانگرسی پارٹی نے بھی حکومت برطانیہ کو تار دیا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد مداخلت کر کے گاندھی جی کا برت ختم کرائے ورنہ نتائج خطرناک نکلیں گے۔ گاندھی جی نے خود بھی ایک طویل چٹھی وائسرائے ہند کو لکھی ہے۔ جو راجکوٹ کے برطانوی ریذیڈنٹ کی وساطت سے بھیجی جا رہی ہے۔ آپ نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں بحسرت اس امر کا اظہار کیا ہے کہ آپ تریپوری کانگرس سیشن میں نہیں پہنچ سکیں گے۔ اور چارپائی پر لیٹے ہوئے دل میں کانگرس کی یاد رکھیں گے۔ اور لکھا ہے کہ میرے رفقائے کار کو چاہیئے کہ اسے بھول نہ جائیں اور اسے کامیاب بنانے کی پوری کوشش کریں۔ میری خواہش ہے کہ ۵۲ سال کی کوششوں نے کانگرس نے جو نام پیدا کیا ہے اسے قائم و برقرار رکھا جائے آل انڈیا کانگرس کے صدر مسٹر بوس نے گاندھی جی کے نام ایک تار ارسال کیا ہے۔ جس میں ان کے اس اقدام پر اظہار ہمدردی کیا ہے۔ ان کو اطلاع دی ہے کہ آپ نے اعلان کر دیا ہے کہ ۵ مارچ کو ملک میں عام ہڑتال کر کے آل انڈیا راجکوٹ ڈے منایا جائے۔ اور ان کی درازی عمر کے لئے پرارتھنا کی جائے۔

برت کے موقعہ پر اپنے پاس رہنے کے لئے گاندھی جی نے اپنے بعض ذاتی دوستوں کو بذریعہ تار بلایا ہے۔ دو روز برت پر گذر چکے ہیں۔ پہلے ہی روز آپ زیادہ نقصان محسوس کر رہے تھے۔ لیکن تیل کی مالش سے افاقہ ہو گیا کل دن بھر میں آپ نے بہت زیادہ پانی پیا۔ ڈاکٹروں نے طبی معائنہ کے بعد جو بلیٹن شائع کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ اب کے آپ کی صحت کمزور ہے۔ اور طویل برت نہیں رکھ سکیں گے۔ آپ کا دل بہت کمزور ہو چکا ہوا ہے بعض لوگوں کی رائے تو یہ ہے۔ کہ شاید ایک ہفتہ کے بعد بھی آپ کا زندہ رہنا مشکل ہو جائے گا۔

فیڈرل سکیم کے متعلق سر محمد یعقوب صاحب کا اعلان

آنریبل سر محمد یعقوب صاحب ممبر کونسل آف سٹیٹ نے پریس کے نام ایک

طویل بیان شائع کرایا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند کی تازہ تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ مجوزہ فیڈرل سکیم میں ترمیم کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس لئے حکومت برطانیہ کو یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ صوبجاتی خود مختاری کے تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ مغربی جمہوریت ایشیائی حالات کے مطابق نہیں ہے۔ ہندوستان میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان ہیں۔ جن کی زبان۔ تمدن اور تحریر معاشرت میں شدید اختلاف ہے۔ اگر نئے آئین میں تبدیلی نہ کی گئی تو یہاں ہمیشہ ہندو ہی برسر اقتدار رہیں گے۔ اور سیاسی طاقت تمام کی تمام ان کے قبضہ میں ہوگی اور ظاہر ہے کہ اس چیز کو جمہوریت کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایکٹ میں ترمیم کرتے وقت مسلمانوں کے حقوق و مفاد کا پورا پورا خیال رکھا جائے۔ اور ایسا انتظام کر دیا جائے کہ یہاں صحیح معنوں میں جمہوریت قائم ہو۔ اور اکثریت کے قبضہ میں حکومت نہ چلی جائے۔

امرتسر کے فساد کے متعلق سرکاری بیان

محرم کے روز محلہ کرموں ڈیوڑھی میں جو ہندو مسلم فساد ہوا تھا۔ اس کے متعلق گذشتہ پرچہ میں لکھا جا چکا ہے کہ اس کی صحیح وجہ تاحال معلوم نہیں ہو سکی۔ اب حکومت کی طرف سے اس کے متعلق ایک بیان شائع کیا گیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ جب جلوس کرموں ڈیوڑھی سے گذر رہا تھا۔ تو ایک مسلمان پر چاقو سے حملہ کیا گیا۔ حالانکہ پولیس نے اسے بچانے کی بھی کوشش کی۔ اس کے بعد ایک مسلمان پر لاٹھی سے حملہ کر کے اسے زخمی کر دیا گیا۔ مکانوں کی چھتوں سے جلوس پر اینٹیں برسائی جانے لگیں۔ جس سے کئی لوگ زخمی ہوئے۔ اس وجہ سے فساد عام طور پر شروع ہو گیا۔ اور وہاں بعض مکانوں کو بھی نقصان پہنچا۔ گورو بازار میں بھی ایک تعزیہ پر اینٹیں پھینکی گئیں۔ اور جلوس کا رستہ رک گیا۔ آخر طاقت کے استعمال سے رستہ صاف کیا گیا۔ ایک مسلمان ہلاک اور گیارہ زخمی ہوئے ہیں۔ چار سکھ اور دو ہندو زخمی ہوئے ہیں۔ قتل اور اقدام قتل کے مقدمات درج کر کے ۹۵ ہندوؤں کو حراست میں لیا گیا ہے۔ امن کو بحال رکھنے کے لئے شہر میں برطانوی فوج کی دو پلٹنیں تعینات کر دی گئی ہیں۔ کرفیو آرڈر اور دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے پبلک کا مقامات پر اجتماع خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔

مغربی سیاسیات کا اتار چڑھاؤ

سپین اور اطالوی افواج

۲ مارچ کو فرانسیسی پارلیمنٹ کے غیر ملکی کمیشن کے اجلاس میں فرانس کے وزیر خارجہ موسیو بونے نے یہ اعلان کیا۔ کہ جنرل فرانکو نے مسولینی کو لکھ دیا ہے۔ کہ اطالوی افواج سپین سے فوراً واپس بلالی جائیں۔ اور سپین میں اطالوی افواج کے کمانڈر جنرل گمبارا بذات خود جنرل فرانکو کا یہ پیغام لے کر بذریعہ ہوائی جہاز مسولینی کے پاس گئے ہیں۔ موسیو بونے نے اپنی تقریر میں بتایا۔ کہ جنرل فرانکو نے فتح ماہو تلونا سے پہلے ہی جنرل گمبارا سے کہہ دیا تھا۔ کہ یہ فتح اطالوی فوجوں کے لئے سپین سے رخصت کے پیغام سے مترادف ہو گی۔ نیز یہ کہ بعض اطالوی لیڈر فی الحال سپین سے اپنی افواج کی واپسی کے خلاف ہیں۔ انہیں امید تھی۔ کہ یہ فوجیں وہاں کافی عرصہ تک رہیں گی۔ اور اب بھی وہ اسی بات کے آرزومند ہیں۔ کہ سپین کی خانہ جنگی طول پکڑ جائے۔ اور اطالوی افواج کے وہاں موجود رہنے کے لئے ایک وجہ پیدا ہو جائے۔ فرانکو گورنمنٹ کے وزیر خارجہ نے ہمیں اطلاع دی ہے کہ جرمن اور اطالوی رضاکاروں کو یہاں سے جلد از جلد نکالنے کی پوری پوری کوشش کی جائے گی۔ اپنی تقریر کے آخر میں آپ نے کہا کہ فرانس انتہائی کوشش کرے گا۔ کہ سپین کی خانہ جنگی بالکل ختم ہو جائے۔ اور جمہوری گورنمنٹ مزید کشمکش کا خیال چھوڑ دے۔ اور اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اگر ہماری حکومت کو اٹلی کے ساتھ ۱۹۳۵ء کی طرح گفت و شنید کرنی پڑی۔ تو اس سے بھی دریغ نہ کیا جائے گا۔ اور جس طرح بھی ممکن ہوا۔ اس قضیہ کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے گی:

قرآن کریم دے کر ثواب حاصل کریں

نظارت تعلیم و تربیت میں بعض ایسے احباب کی درخواستیں موصول ہوتی رہتی ہیں۔ جو قرآن کریم خود خرید کر پڑھ نہیں سکتے۔ قرآن کریم کا پڑھنا اور پڑھوانا بڑے ثواب میں داخل ہے۔ اگر جماعت کے ذی ثروت احباب اپنے ان بھائیوں کا خیال رکھیں۔ تو نظارت ہذا میں کافی تعداد میں قرآن کریم جمع رہ سکتے ہیں۔ اور ان سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ نظارت ہذا امید کرتی ہے کہ احباب جماعت توجہ فرمائیں گے۔ اور قرآن کریم یا قیمت ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر تعلیم و تربیت

وصیت نمبر ۵۲۴۷ ۔ منکہ چوہدری فضل احمد ولد نیاز خاں قوم راجپوت گکھڑ پیشہ ملازمت محکمہ ٹیلیگراف عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۳ء ساکن قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔ میرا گذارہ میری ماہوار ملازمت کی تنخواہ پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ تیس روپے ہے۔ میں اس تنخواہ میں سے ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور میری تنخواہ میں جس قدر اضافہ ہوتا رہے گا۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ لہٰذا یہ وصیت نامہ بحق صدر انجمن احمدیہ میں نے لکھ دیا ہے۔ میری وفات سے پہلے جس قدر میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ اپنی زندگی میں ادا کر کے رسید حاصل کر لوں گا۔ اگر میں اپنی وفات سے قبل جس قدر میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اس کا ۱/۱۰ حصہ کسی وجہ سے ادا نہ کر سکوں۔ تو صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ میری جائیداد میں سے ۱/۱۰ حصہ وصول کر لے۔

نوٹ:۔ میرا اصل وطن موضع جھمٹ تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی ہے۔ العبد چوہدری فضل احمد لائن مین محکمہ ٹیلیگراف ہیڈ رسول۔ ضلع گجرات۔ گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن شاکر محرر ریویو انگریزی۔
گواہ شد عطاء الرحمٰن اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ

۲۸۲

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

کلکتہ - ۴ر مارچ - مسٹر بوس کی صحت کے متعلق آج جو بلٹین شائع ہوا - وہ مظہر ہے - کہ آپ کو ۱۰۱ درجہ کا بخار ہے - کمزوری بہت زیادہ ہے - اور حالت بے حد خراب - تاہم تریپوری ضرور جائیں گے - یہ فیصلہ ہو گیا ہے - کہ صدارتی جلوس بالکل نہیں نکالا جائیگا - سٹیشن سے ایمبولنس کار پر ان کو لے جایا جائے گا - اور آپ کی آمد پر کوئی نعرہ وغیرہ نہیں لگایا جائیگا - مجلس استقبالیہ کے صدر نے اعلان کیا ہے کہ یہ سب افواہیں غلط ہیں - کہ گاندھی جی کے برت کی وجہ سے اجلاس ملتوی ہو جائیگا - اجلاس ضرور ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ر مارچ کو ہوگا -

حیدر آباد - ۴ر مارچ - ریاست کی طرف سے ایک کمیونک شائع کیا گیا ہے - جس میں لکھا ہے - کہ نارائن سوامی جی آریہ سماجی ستیہ آگرہ کے ڈکٹیٹر کو گلبرگہ جیل میں بیڑیاں پہنانے کی جو خبریں ہندو اخبارات شائع کر رہے ہیں - وہ بالکل غلط ہیں - اسی طرح یہ بھی غلط ہے - کہ جیل میں ان سے بدسلوکی کی جاتی ہے - اس کے متعلق سوامی جی کا اپنا بھی ایک بیان ریاست نے حاصل کر کے شائع کیا ہے

لکھنؤ ۴ر مارچ - یو - پی میں محرم کے جلوس پر جو پابندیاں عائد کی گئی تھیں ان کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر سات شہروں میں مسلمانوں نے جلوس نکالے - صوبجاتی مسلم لیگ نے مرکزی دفتر سے بذریعہ تار سول نافرمانی کی اجازت طلب کی ہے -

لاہور - ۴ر مارچ - مسجد شہید گنج کے متعلق پریوی کونسل میں اپیل کرنے کے لئے مسلمانوں سے تیس ہزار روپیہ چندہ طلب کیا گیا تھا - لیکن معلوم ہوا ہے - کہ اسوقت تک صرف تین ہزار روپیہ وصول ہوا ہے - حالانکہ صرف مقدمہ دائر کرنے کے لئے گیارہ ہزار کی ضرورت ہے - ملک برکت علی صاحب عنقریب لنڈن جانے والے ہیں -

جہاں آپ اس کیس کے لئے قانون دان کی خدمات حاصل کریں گے -

بمبئی - ۴ر مارچ گاندھی جی کے برت پر ان کے ساتھ ہمدردی کے اظہار کے طور پر یہاں کی تمام منڈیاں تین روز کے لئے بند کر دی گئی ہیں - اور وزیر ہند اور وائسرائے کو تار دیئے گئے ہیں -

کانپور - ۴ر مارچ - کل یہاں پھر فرقہ وار فساد ہو گیا - جس کی وجہ بازار میں ایک مسلمان پر ہندوؤں کا حملہ تھا - چار مسلمان ہلاک اور نو زخمی ہوئے - اس کے بعد بھی اکادکا حملے جاری ہیں -

میڈرڈ ۴ر مارچ جمہوریہ سپین کی صدارت موسیو ازانا کے بعد ایک اور لیڈر کو پیشکش کی گئی تھی - مگر اس نے انکار کر دیا - اس لئے اب ایک عورت بیرو کو صدر بنایا گیا ہے - جو بہت بہادر عورت ہے - اس نے ایک اپیل شائع کی ہے - کہ جنرل فرانکو کے خلاف پھر جنگ جاری کی جائے - یہ غیر ممکن ہے - کہ سپین میں غیر ملکیوں کو رہنے کی اجازت دی جائے -

لنڈن - ۳ر مارچ - ہاؤس آف لارڈز میں سوال کیا گیا - کہ کیا گورنمنٹ انڈیا اور برما ایکٹ میں ترمیم کے لئے کوئی بل پیش کرنا چاہتی ہے - اور اس بل کا دائرہ اور مقصد کیا ہے - وزیر ہند نے جواب دیا - کہ انڈیا ایکٹ میں ترمیم کے لئے جلد ہی ایک بل پیش کیا جانے والا ہے جو غالباً گرمیوں کی رخصتوں سے قبل پاس ہو جائیگا - اس کا مقصد یہ ہے - کہ انڈیا ایکٹ پر عمل درآمد سے جو نقائص معلوم ہوئے ہیں - ان کو دور کیا جائے - اس تبدیلی سے کوئی نیا اصول قائم نہیں ہوگا

بنارس - ۴ر مارچ کل شام یہاں خوفناک ہندو مسلم فساد ہو گیا - بلوائیوں نے کئی مکانات کو لوٹ کر آگ لگا دی

پولیس نے ہندوؤں کے ایک ہجوم پر جو مسلمانوں کی دکانیں لوٹ رہا تھا - گولی چلا دی - چار اشخاص ہلاک اور ۳۰ زخمی ہوئے ہیں - کئی مقامات پر آگ لگائی گئی - اور اسوجہ سے فائر بریگیڈ کے لئے بجھانا ناممکن ہو گیا - شہر میں منادی کے ذریعہ کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا - چونکہ محرم کے سلسلہ میں مسلمانوں کا ایک جلوس نکلنے والا تھا - اس لئے ہندوؤں کو دن کے بارہ بجے سے شام کے پانچ بجے تک گھروں سے نکلنے کی ممانعت کر دی گئی -

شولاپور - ۴ر مارچ - سر اکبر حیدری وزیر اعظم گاڑی میں سفر کرتے ہوئے جب یہاں سٹیشن پر پہنچے - تو آریوں نے بہت اودھم مچایا - قریباً ایک سو آدمی ان کی گاڑی کے آگے لیٹ گئے اور معاندانہ نعرے لگانے لگے - آخر پولیس نے ان کو ہٹا کر رستہ صاف کیا -

لکھنؤ - ۴ر مارچ مدح صحابہ کی ایجی ٹیشن بدستور ہے - آج جمعہ کی نماز کے بعد پچاس سے زیادہ سنی مسلمان گرفتار ہوئے - جنہیں ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے - ان کے خلاف فرقہ وارانہ جذبات مجروح کرنے کے الزام میں مقدمہ چلے گا -

راجکوٹ - ۴ر مارچ ریاست کی ایڈوائزری کونسل نے ایک بیان جاری کیا ہے - جس میں لکھا ہے - کہ گاندھی جی کی چٹھی ٹھاکر صاحب کے نام الٹی میٹم کے مترادف تھی - اور مطالبات بالکل غیر معقول تھے - ان کو منظور کرنے کے یہ معنے تھے - کہ ٹھاکر صاحب کو عملی طور پر حکمرانی کے اختیارات سے محروم کر دیا جائے -

حیدر آباد - ۴ر مارچ - پبلک سیفٹی بل پر غور کرنے کے لئے حیدر آباد کونسل نے جو سلیکٹ کمیٹی مقرر کی تھی - اس میں نواب اکبر یار جنگ صاحب نے یہ ترمیم پیش

کی - کہ مجرموں کو سزائے تازیانہ دی جائے اس تجویز کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر ہندو ممبر واک آؤٹ کر گئے -

دہلی - ۴ر مارچ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے سابق جنرل سکرٹری آچاریہ کرپلانی نے ایک خط میں ایک آریہ سماجی لیڈر کو اطلاع دی ہے - کہ کانگرسی انفرادی حیثیت میں اس ستیہ آگرہ میں شریک ہو سکتے ہیں جو آریہ سماج نے حیدر آباد میں جاری کر رکھی ہے - حکومت نظام نے آریہ سماج پر جو پابندیاں عاید کر رکھی ہیں - وہ بالکل نامناسب ہیں -

الہ آباد - ۴ر مارچ - گاندھی جی کے برت پر اظہار کرتے ہوئے اخبار پانیر نے لکھا ہے - کہ ہٹلر اور گاندھی میں صرف یہ فرق ہے - کہ گاندھی اپنی موت کی دھمکی دیتا ہے - اور ہٹلر ان تمام لوگوں کی موت کی جو اس سے اختلاف رکھتے ہیں - دونو حالتوں میں مقصد ایک ہی ہے یعنی دلیل کی بجائے طاقت کے ذریعہ اپنی بات منوانا -

لدھیانہ ۴ر مارچ - مالیر کوٹلہ کے سنٹرل جیل سے چند قیدی ۱۱ رائفلیں اور دو سو کارتوس لے کر بھاگ گئے - فوج اور پولیس ان کی تلاش میں سرگرمی سے مصروف ہے - مگر کوئی پتہ نہیں چل سکا -

بمبئی - ۴ر مارچ مسٹر نریمان نے کانگرس کے اجلاس میں پیش کرنے کے لئے ایک قرارداد کا نوٹس دیا ہے جس کا یہ مقصد ہے - کہ آئندہ ورکنگ کمیٹی کے ارکان کو متواتر کئی سال تک نامزد کرتے جانے کا طریق بند کر دیا جائے - اور وہ بھی باقاعدہ منتخب ہوا کریں -

لکھنؤ - ۳ر مارچ - آج یہاں ہندو مسلم فساد ہو گیا - جس میں دو آدمی ہلاک اور کئی زخمی ہوئے - تفاصیل ابھی موصول نہیں ہوئیں - ضلع ایٹہ میں بھی فساد ہو گیا - کئی دکانیں لوٹی گئیں - اور مکانات نذر آتش کر دیئے گئے - بدایوں میں بھی فرقہ وار کشیدگی بہت بڑھی ہوئی ہے - اس لئے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے -

---

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا - اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی -

قبر مسیح کا اعلان یورپ میں

میں نے اپنے ایام علالت اور قیام قادیان میں عزیز مکرم شمس صاحب کے ایک نوٹ پر "قبر مسیح کا اعلان یورپ میں" کی تحریک کی تھی۔ کہ ایک لاکھ انگریزی زبان میں وہ اعلان شائع کیا جائے۔ احباب نے اپنے خادم قدیم کی تحریک کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک خواہش کی بنا پر تھی کامیاب فرمایا اور بہت جلد مطلوبہ تعداد پوری ہو گئی۔ محاسب صاحب کی اطلاع سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس مد میں ۱۲۹۸ جمع ہوئے ہیں۔ خان بہادر احمد الدین صاحب کی رقم اس حساب میں ابھی نہیں آئی۔ جو کہ بذریعہ منی آرڈر بھیجی جا چکی ہے۔ اور بعض دوستوں کے ذمہ ابھی باقی بھی ہے۔ جن احباب نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ اور ان کے نام شائع ہو چکے ہیں۔ اگر ان میں سے ابھی تک کسی کا وعدہ ادا نہیں ہوا وہ ادا کر دیں۔ تاکہ اس اعلان کی باقاعدہ اشاعت کا لنڈن سے خاص انتظام کیا جائے۔ یہ رقم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے صیغہ نشر و اشاعت کے ذریعہ صرف کی جائے گی۔ میں اپنے مخلص احباب کا شکر گزار ہوں اور ان کے لئے دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی سب حاجتوں کو اپنی رضا کے لئے پورا کرے۔ خاکسار عرفانی

انسانی پیدائش کے متعلق اسلامی نقطۂ نگاہ

رسالہ ریویو بابت ماہ مارچ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس پر معارف تقریر کا جو حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۸ء میں "انسانی پیدائش کے متعلق اسلامی نقطۂ نگاہ" کے موضوع پر فرمائی تھی خلاصہ شائع ہو گیا ہے۔ مستقل خریداروں کو بھیجنے کے بعد رسالہ کی چند کاپیاں زائد بچ گئی ہیں۔ جو دوست رسالہ کا سالانہ چندہ مبلغ تین روپے پیشگی ارسال کر کے کم از کم ایک سال کے لئے خریداری منظور کریں گے۔ ان کے نام یہ پرچہ بھیجا جائیگا رسالہ میں اور بھی نہایت قیمتی مضامین ہیں۔ آج ہی خط لکھ کر خریداری منظور کریں اور چندہ سالانہ پیشگی ارسال فرمائیں ؛ مینیجر رسالہ ریویو اردو قادیان

چندہ مقامی جماعت کی معرفت ارسال کیا جائے

بعض دوست مقامی کارکنوں سے کسی بات پر ناراض ہو کر مرکز میں براہ راست چندہ ارسال کر دینا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسے احباب کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو ترسیل چندہ کا یہ طریق پسند نہیں چنانچہ حضور نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی کسی ایسی وجوہات کی بنا پر عمداً بغیر وساطت جماعت مقامی چندہ ارسال کرے گا۔ تو اس کا چندہ قبول نہیں کیا جائے گا۔

براہ راست چندہ ارسال کرنا نہ صرف وحدت کی روح کے منافی ہے۔ بلکہ یہ اختلاف و انشقاق کا ممد بھی ہے۔ اور نظام سلسلہ اس طریق کو جاری رکھنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ لیکن اگر کوئی دوست کسی خاص وجہ سے براہ راست چندہ ارسال کرنا ضروری خیال کریں۔ تو وجوہات بیان کر کے دفتر ہذا سے اجازت حاصل کر سکتے ہیں ؛ ناظر بیت المال

"الفضل" کے متعلق احباب کرام کا فرض

گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے "الفضل" کو زیادہ مفید اور دلچسپ بنانے کے متعلق جو ہدایات فرمائی تھیں عملہ "الفضل" ان پر عمل کرنے میں کوشاں ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں الفضل کے قدردان اصحاب پر بھی ایک فرض عائد ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ اس کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش فرمائیں۔ جو دوست خریدار نہیں وہ خود خریدار بنیں۔ اور جو خریدار ہیں وہ دوسرے احباب کو خریدار بننے کی تحریک فرمائیں۔ "الفضل" جماعت احمدیہ کا قومی آرگن ہے۔ جس کا خریدنا ہر صاحب استطاعت احمدی کے لئے ضروری ہے۔

احباب کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ ان کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کا مطالعہ کرنا اور روزانہ مرکز سلسلہ کے حالات سے آگاہ رہنا کس قدر ضروری ہے۔ پس دوستوں کا فرض ہے کہ وہ الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش فرمائیں۔ اگر احباب نے اس فرض کی ادائیگی کی طرف کما حقہ توجہ فرمائی تو انہیں جلد معلوم ہو جائے گا۔ کہ انکی مساعی اخبار کی ظاہری و معنوی ترقی کے لئے کس قدر ممد و معاون ثابت ہوئی ہے۔ (مینیجر)

نشر و اشاعت کے چندہ کی طرف جلد توجہ فرمائیں

یوم التبلیغ پر جب دوست نشر و اشاعت کے ٹریکٹ تقسیم کریں۔ تو اس امر کا خیال کریں کہ نشر و اشاعت کے صیغہ کو بڑی امداد کی ضرورت ہے۔ لہذا اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر نشر و اشاعت کے چندہ کی طرف دوستوں کو توجہ دلائی جائے ؛ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

مجالس خدام الاحمدیہ کا سالانہ انتخاب

مجلس عاملہ مرکزیہ خدام الاحمدیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ عہدہ داران مجالس خدام الاحمدیہ کا سالانہ انتخاب ہوا کرے۔ جس کی تعمیل میں مقامی مجالس میں انتخابات ہو رہے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب کر کے دفتر مرکزیہ میں برائے منظوری اندرون ہند ۱۵ مارچ ۱۹۳۹ء تک اور بیرون ہند ۷ اپریل ۱۹۳۹ء تک روانہ فرما دیں۔ نئے عہدہ داروں کی منظوری تک سابقہ عہدیدار ہی کام کرتے رہیں ؛

عہدہ داران: زعیم۔ سیکرٹری۔ نائب سیکرٹری (اگر ضرورت ہو) فنانشل سیکرٹری سیکرٹری تبلیغ۔ ریکروٹنگ آفسر

قمر الدین صدر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

تقرر امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۴ مارچ ۳۹ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۹ء تک کے لئے چوہدری شاہ نواز صاحب وکیل کو جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ ناظر اعلیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ

غیر مبایعین کی قادیان پر حملہ کرنے کی دھمکی

یوں تو مولوی محمد علی صاحب ہمیشہ ہی جماعت احمدیہ اور مرکزِ احمدیت کے خلاف اپنے بغض و کینہ۔ دشمنی اور عداوت کا اظہار کرتے رہتے ہیں لیکن حال میں انہوں نے ایک ایسی بات کا اعلان کیا ہے۔ جس کے متعلق عرصہ سے وہ مخفی خفیہ کئی قسم کے جوڑ توڑ کرتے چلے آئے ہیں۔ اور جس کی خاطر انہوں نے نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بدترین دشمنوں اور معاندوں سے دوستانہ تعلقات قائم کئے بلکہ انہیں ہر ممکن امداد بھی دی۔ اور جو یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے رسول کے تختگاہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بابرکت بستی قادیان پر حملہ اور ہو کر اسے ہر رنگ میں نقصان پہونچائیں۔

چنانچہ مولوی صاحب نے اپنے ایک حال کے خطبہ میں اپنی پارٹی کے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:-

"قادیان والوں کو بھی تبلیغ کی ضرورت ہے نکلیں۔ جو شخص خدا کی راہ میں مضبوط قدم اٹھاتا ہے۔ خدا اس کی مدد کرتا ہے میرا ایمان ہے کہ یہ جماعت کامیاب ہونے والی ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر اور کوئی جماعت نہیں۔ اور اگر کہیں تبلیغ کی کوئی صورت نظر آتی ہے۔ تو وہ یہیں سے پیدا ہوئی ہے۔ خواہ مخالفت کے رنگ میں ہو یا موافقت کے رنگ میں۔ درس قرآن کے سلسلے اور تبلیغ کے سلسلے یہیں سے شروع ہوئے ہیں"

اللہ اللہ وہ شخص "قادیان والوں کو بھی تبلیغ کی ضرورت" کا اعلان کر رہا ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صریح اور بین ارشادات کو دیدہ دانستہ پس پشت ڈالنے سے کبھی دریغ نہیں کیا۔ جو خدا تعالےٰ کے مامور اور مرسل کی واضح اور کھلی پیشگوئیوں کی توہین کرنے سے کبھی نہ شرمایا اور جس نے اپنی اردو اور انگریزی تفاسیر میں نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی طرف اشارہ تک نہ کیا۔ بلکہ جن آیات کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش فرمایا ان کے بالکل الٹ پلٹ معنی کئے۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کو دنیا سے چھپانے کی انتہائی کوشش کی۔

بہر حال مولوی محمد علی صاحب نے صاف الفاظ میں کہدیا ہے۔ کہ:-

"جماعت احمدیہ کی توسیع کے لئے جماعت قادیان کے خلاف محاذ قائم کرنا ہوگا۔ کیونکہ زہر جہاں سے پیدا ہوتا ہے وہیں سے اس کا علاج بھی ہو سکتا ہے۔ قادیانی جماعت میں ہزاروں ایسے لوگ ہیں۔ جن کو حضرت مسیح موعود کی تعلیم سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ لیکن ہمارا فرض ہے۔ کہ اس تعلیم کو ان تک پہونچائیں۔ پیشتر اس کے کہ ہم غیروں کی خبر لیں۔ ہمیں گھر کی خبر لینی چاہیئے۔ یاد رکھو۔ اشاعت اسلام کے لئے ہمارا پُر خلوص جہاد اس وقت تک خدا کی درگاہ میں قبول نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہم قادیانی عقائد فاسدہ کو دنیا سے نیست و نابود نہ کریں۔ یہ غلط فہمیاں اس وقت تک دور نہیں ہو سکتیں۔ جب تک ہم ڈٹ کر قادیانی عقائد کا مقابلہ نہ کریں۔ خواہ ہمیں خود قادیان میں ہی کیوں نہ جانا پڑے"

قطع نظر اس سے کہ خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں جس مقام کو مرکز ہدایت قرار دیا۔ اور جس کا نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بذریعہ کشف قرآن کریم میں لکھا ہوا دکھایا۔ اور جسے احمدیت کا مرکز بنایا۔ اس کے متعلق یہ کہنے والا کہ وہاں سے زہر پیدا ہو رہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور احمدیت سے دور کا بھی تعلق نہیں رکھتا۔ اور اس میں ایمان کا ایک ذرہ بھی نہیں پایا جاتا۔ سوال یہ ہے کہ مولوی صاحب یہ تو بڑی بیتابی سے کہہ رہے ہیں۔ کہ "قادیانی جماعت میں ہزاروں ایسے لوگ ہیں۔ جن کو حضرت مسیح موعود کی تعلیم سے دور کا بھی تعلق نہیں" لیکن کیا انہیں احمدیہ بلڈنگس کی حالت معلوم نہیں۔ اور کیا انہیں وہ باتیں بھول گئی ہیں۔ جن کو پیش کر کے وہ آئے دن آنسو بہاتے رہتے ہیں پھر ان کی انجمن کا ایک رکن عرصہ سے ان کے جو اندرونی حالات لکھ رہا ہے ان کا انہیں علم نہیں۔ ابھی ابھی اس نے ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے جس میں اپنے ایک سابقہ اعلان میں سے حسب ذیل سطور نقل کی ہیں:-

"مجھے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی نرالی دنیا کا بھی ذکر کرنا ہے۔ اس انجمن کا مرکز احمدیہ بلڈنگس میں ایک گڑھے کے اندر بنا ہوا ہے۔ وہاں رہنے والے ذمہ دار اراکین جن میں مولانا محمد علی صاحب کو سب کے اوپر فوقیت حاصل ہے۔ اور پھر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب وائس پریزیڈنٹ۔ خان صاحب محمد منظور الٰہی صاحب جائنٹ سکرٹری۔ سید غلام مصطفےٰ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر ہیں۔ یہ عجیب قماش کے لوگ ہیں۔ ان کا جو بُرے سے بُرا نام رکھو صحیح ہے۔ یہ آنکھوں سے چھپے ہوئے اس زمانہ کے جن ہیں۔ ... یہ لوگ نہ اخلاق کو جانتے ہیں۔ نہ شریعت کو۔ نہ اپنے قواعد کو نہ ملکی آئین کو۔ اور نہ انسانی حقوق کو۔ بلکہ سب کو پانی میں حل کر کے سالم نگل چکے ہیں۔ ان کے مونہہ کی باتیں سنو۔ شکلیں دیکھو۔ کتابیں دیکھو۔ تو ملائکہ اور فرشتے نظر آتے ہیں۔ لیکن اعمال میں اور اندر مخفی گندوں کی نالیاں بہہ رہی ہیں۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح ان کے محلہ میں زمین کے بہت نیچے چھپ کر گندی نالی بہتی ہے۔ ..... ان کی اولادیں احمدیت یا دین سے ہرگز اچھا تعلق نہیں رکھتیں۔ ... بلکہ قریباً قریباً بے دین ہیں۔ اس لئے خدا کے الہام میں یہ سب روحانی حقیقت میں لاولد ہیں"

یہ الفاظ اس شخص کے ہیں۔ جسے مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری جن کا غیر مبایعین میں مولوی محمد علی صاحب کے بعد دوسرا درجہ ہے۔ یعنی وہ نائب صدر و لائف ممبر انجمن اشاعت اسلام ہیں۔ نہایت پاکباز اور قابل احترام سمجھتے ہیں۔ اور تحریری۔ زبانی۔ اور مالی امداد دیتے رہتے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب کو چاہیئے۔ کہ اس گھر کے بھیدی نے جو حالات بیان کئے ہیں۔ سب سے پہلے ان کی اصلاح کی فکر کریں۔ اور پھر کسی اور طرف کا رخ کریں۔

باقی رہا "جماعت قادیان کے خلاف محاذ قائم کرنا" اس میں مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء نے پہلے کونسی کمی کی ہے کہ اب اس کی دھمکی دے رہے ہیں۔ ہر فتنہ جو معاندین نے جماعت احمدیہ کے خلاف اٹھایا غیر مبایعین اس میں پیش پیش نظر آئے۔ مستریوں۔ احراریوں۔ اور مصریوں وغیرہ کے ذریعہ وہ ہر ممکن مخالفت کر چکے ہیں۔ اب اپنے کا مقابلہ کر کے بھی دیکھ لیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل اور اسی کی توفیق سے جماعت احمدیہ اس کا ایسا جواب دیگی۔ کہ پیغام بلڈنگس میں تہلکہ پڑ جائیگا اور انشاء اللہ ہم ہی وہاں سے آدمی چھین کر لائیں گے۔ ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے ساری دنیا میں احمدیت کی اشاعت کا تہیہ کر کے کھڑے ہوئے ہیں اور ساری دنیا کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ ہمیں ان

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

۴۱۳۔ دائمی اور غیر مکدّر خوشی

وما اوتیتم من شیٔ فمتاع الحیوٰۃ الدنیا وزینتھا وما عند اللّٰہ خیر و ابقیٰ افلا تعقلون (قصص) یعنی دنیا اور آخرت کی نعمتوں میں یہ فرق ہے کہ دنیا کی نعمتیں زیادہ سے زیادہ دنیا کی زندگی تک ہیں۔ اور آخرت سراسر خیر اور ہمیشہ باقی رہنے والی چیز ہے۔ پس عقل کا تقاضا یہ ہے کہ آخرت کو اختیار کیا جائے۔ ہمارے پیر منظور محمد صاحب خیر کے معنے غیر مکدر کیا کرتے ہیں۔ اور ابقیٰ کے معنے دائمی۔ دنیا کی جو لذت نعمت اور خوشی ہے۔ وہ اپنے اندر ہمیشہ کدورتیں رکھتی ہے۔ اور فانی ہوتی ہے۔ بس یہ فرق ہے دنیا اور آخرت میں پس کیوں عقلمند مومن اس چیز کو ترک نہ کرے۔ جو مکدر اور فانی ہے اور اسے طلب نہ کرے جو دائمی اور غیر مکدر ہے۔

۴۱۴۔ بعض سورتوں کے نام

سورتوں کے نام لوگوں کے رکھے ہوئے ہیں اور مشہور ہیں۔ مگر بعض دفعہ مصری نجوم القرآن دیکھتے ہوئے یہ دقت ہوتی ہے کہ ہندوستان کے چھپے ہوئے قرآنوں میں بعض سورتوں کا پتہ نہیں چلتا۔ ہمارے ہاں جس سورت کا نام بنی اسرائیل ہے وہاں اس کا نام صرف اسرائیل لکھا ہوتا ہے۔ اسی طرح فاطر کی جگہ ملائکہ۔ حم سجدہ کی جگہ فصّلت۔ محمد کی جگہ قتال۔ اور دھر کی جگہ انسان لکھا جاتا ہے۔ اس فرق کو یاد رکھنا چاہیئے ورنہ بعض وقت مشکل پیش آتی ہے ۔

۴۱۵۔ داڑھی کا فائدہ

داڑھی رکھنے کا حکم حدیث شریف میں تو صاف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے۔ حضور کے دو خلفاء کی لمبی داڑھیاں ہم میں سے ہر ایک نے دیکھی ہیں۔ غرض ابتدا سے داڑھی رکھنا انبیاء کی سنت میں داخل ہے۔ اور یہ بھی سنت ہے کہ داڑھی بڑی ہو چھوٹی نہ ہو۔ قرآن میں بھی آتا ہے۔ کہ یابن ام لا تاخذ بلحیتی ہارون کہتے ہیں کہ اے میرے بھائی موسےٰ میری داڑھی نہ پکڑ۔ اس قصور کا الزام سارا مجھ پر نہیں ہے۔ اس سے نہ صرف داڑھی کی موجودگی ایک گزشتہ نبی کے لئے ثابت ہے۔ بلکہ یہ بھی کہ وہ اتنی لمبی تھی۔ کہ مٹھی میں آسکے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ داڑھی ایک مٹھی بھر لمبی ہونی چاہیئے۔ یہ جو آجکل ہمارے نوجوان داڑھیاں رکھتے ہیں۔ ان کو مٹھی میں لینا کیا معنے۔ یہ تو خوردبین سے بھی بمشکل نظر آتی ہیں۔ ہاں ہاتھ پھیرو تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ داڑھی ۲۴ گھنٹہ سے زیادہ کی منڈی ہوئی ہے۔ اور بس۔ پس یہ تو مسئلہ کا مذاق بنانا ہے۔ میرے نزدیک آجکل کسی کالجیٹ نوجوان کا نمایاں داڑھی رکھنا واقعی ایک ایسا مجاہدہ ہے۔ جو موت کے برابر ہے۔ اس لئے داڑھی رکھنے کا موجودہ زمانہ میں بے انتہا ثواب ہے۔ اور اس میں بے حد نفس کشی ہے۔ اور ایسے شخص کی نسبت یقین ہوتا ہے۔ کہ اسے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا عشق ہے۔ اور دجال سے کامل نفرت ہے۔

ایک فائدہ داڑھی کا یہ ہے کہ وہ تمیز ہے مرد اور عورت کے درمیان اور اس کا رکھنا شعار اسلام ہے اور باعث خوشنودی کا اللہ تعالیٰ کی۔ اور وہ رعب ہے مرد کے چہرے کا۔ خدا نے مرد کو رعب اور طاقت کا مظہر بنایا ہے۔ اور عورت کو حسن اور نزاکت کا۔ پس تعجب ہے مرد پر اگر وہ اپنی خوبی چھوڑ کر دوسری جنس کی خوبی اختیار کرے جو اس کے لئے نقصان دہ ہے بڑھاپے میں جب عورت کے دانت نکل جائیں۔ تو اس بے چاری کے رخسار پچک جاتے ہیں۔ جھریاں نمایاں ہو جاتی ہیں۔ ٹھوڑی ناک کے ساتھ جا لگتی ہے اور شکل نہایت بدصورت ہو جاتی ہے مگر بڈھے مرد کے یہ سب عیب اس کی داڑھی چھپا لیتی ہے۔ اور باوجود عمر رسیدہ ہونے کی اس کی شکل نہیں بگڑتی۔ کیونکہ داڑھی کے ہونے کی وجہ سے ان عیبوں میں سے کوئی عیب نظر نہیں آتا۔ مگر جو ساری جوانی داڑھی منڈاتا رہتا ہے۔ اس کیلئے بڑھاپے میں داڑھی کا رکھنا سخت مشکل ہے۔

۴۱۶۔ آدم کی اصل خلافت علم کی ہے

انی جاعل فی الارض خلیفہ یہاں خدا تعالےٰ نے آدم کو خلیفہ کہا یعنے زمین میں خدا کا جانشین اور دوسری جگہ اس کی بابت فرمایا۔ کہ علّم آدم الاسماء کلھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ خلیفہ ہے خدا کا علم میں اب اللہ تعالےٰ کی صفات کو دیکھو کہ وہ علم پر ہی ختم ہوتی ہیں۔ مثلاً سمع۔ بصر وغیرہ سب علم کا ہی ذریعہ ہیں۔ رہی قدرت وہ خود علم کامل کا نتیجہ ہے۔ پس نتیجہ یہ نکلا کہ علم کامل ہی اصلی اور سب صفات کو اپنے اندر لینے والی صفت ہے۔ جو اس صفت میں خلیفہ ہوا وہی گویا اصل خلیفہ ہے اللہ تعالےٰ کا۔ اور پھر لازماً اس میں باقی سب صفات بھی ہوں گی۔

۴۱۷۔ موت کی آرزو

فتمنوا الموت ان کنتم صادقین (جمعہ) اے اہل کتاب اگر تم سچے ہو تو موت کی تمنا کرو سوال یہ ہے کہ اس تمنا سے کیا مراد ہے دوسری جگہ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مطلب جنگ میں خدا کے لئے لڑنا اور مارا جانا ہے۔ یعنی جانی قربانی چنانچہ فرمایا ولقد کنتم تمنون الموت من قبل ان تلقوہ فقد رایتموہ وانتم تنظرون (آل عمران)۔ یہ مسلمانوں کو خطاب ہے کہ جہاد فرض ہونے سے پہلے تم لڑ کر مرنے اور خدا کی راہ میں قربان ہو جانے کی خواہش رکھتے تھے۔ اب کیوں ڈرتے اور پیچھے ہٹتے ہو۔

اسی طرح جب یہود کو فتمنوا الموت کہا تو اس سے مراد یہ ہے۔ کہ تم بھی جان ہتھیلیوں پر رکھ کر جنگ میں ہمارے مقابلہ پر نکلو۔ اگر سچے ہو اور اپنے تئیں سچا سمجھتے ہو۔ اور یہ یقین رکھتے ہو کہ اللہ تعالےٰ تمہاری مدد پر ہے جنگ کے نتیجہ سے ہی فیصلہ ہو جائے گا۔ کہ خدا کس کی طرف ہے۔ موجودہ زمانہ میں چونکہ دعائے مباہلہ سے فتمنوا الموت کا حکم پورا ہوتا ہے۔ اور تلوار والی جنگ بند ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مباہلہ کا طریقہ اختیار کیا۔ اور علماء کو بلایا کہ اگر کچھ ہمت ہے تو میرے بالمقابل مباہلہ کے میدان جنگ میں مرنے کے لئے نکلو ۔
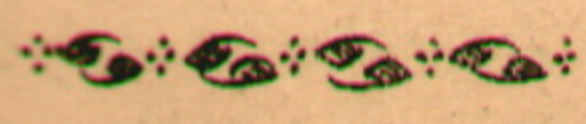
مسٹر کرشنا مورتی کی دہریت کے خلاف آواز

نوجوانوں کے دلوں میں مذہب کی قدر و قیمت کس طرح قائم کی جا سکتی ہے

مسٹر کرشنا مورتی جن کی پرورش مسز اینی بیسنٹ نے کی۔ اور جن کے متعلق خیال کیا جاتا تھا۔ کہ کل ادیان کے موعود مصلح وہی ہیں۔ انہوں نے جب گذشتہ دسمبر میں پنجاب میں آکر دہریت کی اشاعت شروع کی۔ اور ایسے لیکچر دیئے۔ جو سراسر الحاد اور بے دینی سے پُر تھے۔ تو ہم نے اسی وقت "الفضل" (۲۹ء جنوری) میں ان کے خلاف آواز اٹھائی تھی۔ اور ان کے گمراہ کن خیالات کی تردید کی تھی۔ لیکن افسوس کہ اور کسی مذہب و ملت کے کسی فرد یا اخبار نے اس کے خلاف کچھ لکھنے کی ضرورت نہ سمجھی۔ لیکن اب جبکہ مورتی صاحب نے اپنے خیالات کی زیادہ اشاعت شروع کر دی ہے۔ اس خطرہ کو بڑھتے ہوئے دیکھ کر پنجاب کے بعض مذاہب کے سرکردہ اشخاص نے اخبارات میں ایک بیان شائع کرایا ہے۔ جس میں مذہبی "آرگنائزیشنوں اور سوسائٹیوں" سے خاص طور پر درخواست کی گئی ہے "کہ ان زہریلے خیالات کے خلاف پروٹسٹ کرتے ہوئے ان کی مذمت کریں"۔ گویا اس فتنہ کے ابتداء میں ہی "الفضل" نے جو چیز ضروری سمجھی تھی۔ اب دیگر مذاہب کے لوگ بھی اس کی اہمیت محسوس کرنے لگے ہیں۔

ان اصحاب نے جن میں ہندو مسلمان سکھ۔ عیسائی وغیرہ سب شامل ہیں۔ اپنے بیان میں بعض یورپین اور امریکن فلاسفروں۔ سائنسدانوں بلکہ بعض دہریوں کی تحریرات کے اقتباسات پیش کئے ہیں۔ جن میں خدا تعالےٰ کی ہستی کا اقرار ہے۔ اور اس طرح کوشش کی ہے کہ اپنے ملک کے نوجوانوں کے لئے اس زہر کا تریاق مہیا کریں۔ جو مسٹر کرشنا مورتی۔ اور اسی خیال کے دوسرے لوگ پھیلا رہے ہیں۔ اور ان کی یہ کوشش ہر اس انسان کے نزدیک قابلِ قدر ہے جو مذہب کی اہمیت کو سمجھتا۔ اور اللہ تعالےٰ کی ہستی پر ایمان کو انسانیت کی اساس و بنیاد یقین کرتا ہے۔

اس کے علاوہ ان لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ:۔

"اس وقت اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ مذہبی یکجہتی اور اعتقادات پر زور دیا جائے"۔ (ملاپ ۳ مارچ)

کیونکہ "موجودہ تعلیم سے بھی بہت سا زہریلا مادہ پھیلا ہے"۔ یہ مشورہ بھی حد درجہ قابلِ قدر۔ اور درخورِ اعتناء ہے۔

لیکن اس ضمن میں ہم ایک بات پیش کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ مختلف مذاہب کے لوگوں کے پیش کردہ مشورہ۔ اور بیان کی تہ میں جو جذبہ کارفرما ہے۔ یعنی نوجوانانِ وطن کو بے دینی اور الحاد سے بچا کر مذہب کا پابند رکھنا اور خدا تعالےٰ کی ہستی پر ان کے ایمان کو قائم رکھنا وہ اس وقت تک باحسن وجوہ پورا نہیں ہو سکتا جب تک مذہب کے فوائد پیش نہ کئے جائیں۔ کون نہیں جانتا۔ کہ موجودہ مغربی تعلیم کے زیرِ اثر نوجوانوں میں بے دینی اور گمراہی کا باعث یہی امر ہے۔ کہ ان کے سامنے جو مذہبی اعتقادات پیش کئے جاتے ہیں۔ وہ انسانی فطرت سے کوئی مناسبت نہیں رکھتے۔ اور عقل و فہم سے اس قدر بالا ہوتے ہیں۔ کہ روشن خیالی اور حریتِ فکر کی موجودگی میں ان کے لئے جگہ باقی نہیں ہوتی نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جب نوجوان ان سے آگاہ ہوتے ہیں۔ تو علوم جدیدہ۔ اور نئی نئی تحقیقاتوں کے سامنے ان کی نامعقولیت کا ان کو فوراً احساس ہونے لگتا ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ یہ سب ڈھکوسلے ہیں۔ اور زمانۂ جاہلیت کی بے بنیاد باتیں۔ چونکہ مذہب کا نقشہ ان کے سامنے یہی ہوتا ہے۔ اور وہ اسے ایسے ہی چند ایک لایعنی۔ مہمل۔ بے سروپا اور عقل و فہم سے عاری خیالات کا مجموعہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے ان کے نزدیک مذہب ایک ایسی چیز ہوتی ہے۔ جو انہیں دنیا کی دلچسپیوں اور مسرتوں سے محروم کرنا چاہتی۔ اور ان کی زندگیوں پر ایسی قیود عائد کرتی ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی پیدا کردہ نعمتوں سے لذت اندوز نہ ہو سکیں۔

ان حالات میں ان کے قلوب میں مذہب سے نفرت و حقارت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ اور وہ احترام و ادب کی روح جو مذہب کے متعلق ان کے قلب میں ہونی لازمی ہے۔ اور جس کی عدم موجودگی میں مذہب کا فائدہ انسان حاصل کر سکتا ہی نہیں۔ ان کے دل سے محو ہو جاتی ہے۔

اگر غور کیا جائے۔ تو معلوم ہو گا۔ کہ موجودہ بے دینی۔ اور مذہب سے بے رغبتی کی ذمہ واری بہت بڑی حد تک ان تنگ دل اور تاریک خیال مذہبی راہنماؤں پر ہے۔ جو مذہب کو ایسی گھناؤنی اور بھونڈی صورت میں پیش کرتے ہیں کہ ہر صاحبِ فہم انسان کو گھن آنے لگتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں جو نوجوان علی الاعلان مذہب سے تنفر کا اظہار نہیں بھی کرتے۔ وہ عملی طور پر مذہب کے ساتھ کوئی لگاؤ نہیں رکھتے۔ مذہبی تقاریب میں وہ کبھی شوق کے ساتھ شرکت نہیں کرتے۔ اور کسی رنگ میں بھی انہیں مذہب کے ساتھ کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔ گویا مذہب ان کی زندگی کے عملی پروگرام سے بالکل خارج ہوتا ہے۔ جہاں تک ان کی پرائیویٹ زندگی کا تعلق ہے۔ وہ اپنے مذہبی احکام کی خلاف ورزی بلا تأمل کرتے ہیں۔ اور انہیں کبھی یہ احساس بھی نہیں ہوتا۔ کہ وہ کوئی جرم یا گناہ کر رہے ہیں ہاں یہ علیحدہ بات ہے۔ کہ سوشل دباؤ کے ماتحت وہ علی الاعلان مذہب سے بیزاری کا اظہار نہ کر سکیں۔

پس اس صورتِ حالات کی ذمہ داری بہت حد تک مذہب کو غلط رنگ میں پیش کرنے والوں پر ہے۔ جو اس کے ایسے خدوخال لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ جن میں کوئی کشش اور جاذبیت نہیں ہوتی۔ اور اگر یہ حقیقت ہے۔ کہ ہمارا ملک ابھی اتنا خوش قسمت ہے۔ کہ اس میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو مذہب کے مقام کو برقرار رکھنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اور اس کے لئے ان کی جدوجہد کی انتہاء ایسے اعلانات اور بیانات تک ہی ختم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ وہ عملی طور پر بھی کچھ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تو ان کا فرض ہے۔ کہ سب سے قبل اس بات کا انتظام کریں۔ کہ مذہب کے نام سے جو جہالت اور تاریکی پھیلائی جا رہی ہے۔ وہ دور ہو۔ اور مذہب کو ایسے رنگ میں پبلک کے سامنے پیش کیا جائے۔ کہ وہ ایک خوبصورت اور جاذبِ توجہ چیز ثابت ہو۔ وہ چند اعتقادات اور خیالات کے مجموعہ کا نام نہ ہو۔ بلکہ اپنی ذات میں ایک ثمردار اور مفید چیز ہو۔ اور اسے اختیار کرنے والا یہ محسوس نہ کرے۔ کہ وہ اپنے آباء و اجداد کے نقشِ قدم پر چلتا ہوا ایک راستہ پر گامزن ہے۔ بلکہ وہ یہ محسوس کرے کہ یہ چیز اس کی زندگی کے لئے نہایت ضروری قابلِ قدر اور مفید ہے۔ بلکہ ایک انعام ہے جسے کھو کر وہ کیفِ زندگی سے محروم ہو جائیگا اور جسے ترک کر کے وہ انسانیت کے شرف کو کھو دیگا۔ مذہب اس کے نزدیک ایک ایسا شیریں پھل رکھنے والا تروتازہ درخت ہو۔ جو اس کی زندگی کے ہر مرحلہ پر اپنے شیریں اثمار سے لذت اندوز کرے۔ اور مذہب اس کے لئے مشعلِ راہ ہو۔ جو ہر مشکل وقت میں اسے روشنی دکھائے۔

اظہار خیالات کیا جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوّت اور مولوی محمد علی صاحب

مولوی محمد علی صاحب نے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار کرنے کے لئے یہ عقیدہ پیش کیا۔ کہ جو نبی خدا تعالےٰ کی طرف سے آیا۔ وہ کتاب اور شریعت اپنے ساتھ لایا۔ اور اب چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی کتاب نہیں آسکتی۔ اس لئے کوئی نبی بھی نہیں آسکتا۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

(۱) "نبی کو جو خدا مبعوث کرتا ہے وہ بشارت بھی دیتا اور ڈراتا بھی ہے۔ اور اس کے ساتھ اللہ تعالےٰ کتاب بھی نازل کرتا ہے انزل معھم الکتاب تاکہ اس کتاب کے ساتھ وہ ان کے اختلافوں کا فیصلہ کرے۔ پس نبی بغیر کتاب نہیں ہو سکتا۔ اور چونکہ قرآن کے بعد کسی کتاب کی ضرورت نہیں۔ اس لئے آنحضرت کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں۔"

(بیان القرآن صفحہ ۷۲)

(۲) پھر لکھتے ہیں:۔

"ہر نبی کو اللہ تعالےٰ نے کتاب دی۔ تاکہ وہ اس کے ذریعہ لوگوں کے باہمی اختلافوں کا فیصلہ کرے" (صفحہ ۱۸۵)

(۳) پھر لکھتے ہیں:۔

"ہر ایک نبی کے ساتھ کتاب بھی اتاری ہے۔ پس بغیر کتاب کے کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔" (صفحہ ۱۸۶)

یہی مضمون النبوۃ فی الاسلام کے صفحہ ۸۶ پر بھی بیان کیا گیا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کے اس عقیدہ کے متعلق پہلے یہ بتایا جاتا ہے کہ یہ سلف صالحین کے بھی خلاف ہے۔ چنانچہ علامہ بیضاوی اپنی تفسیر میں زیر آیت کان الناس امۃ واحدۃ الخ بقرہ ع ۲۶ لکھتے ہیں

"یرید بہ الجنس ولا یرید بہ انہ انزل مع کل واحد کتاباً یخصہ فان اکثرھم لم یکون لھم کتاباً یخصھم وانما کانوا یاخذون بکتب من قبلھم" یعنے آیت قرآنیہ وانزل معھم الکتاب سے یہ مراد نہیں کہ ہر نبی کو کتاب دے کر بھیجا گیا کیونکہ اکثر انبیاء ایسے تھے جو کوئی کتاب نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ وہ پہلی کتب پر عمل درآمد کراتے تھے۔

(۲) تفسیر بیان السبحان میں زیر آیت ان الذین یکفرون بآیات اللہ الخ آل عمران ع ۳ صفحہ ۲۴۳ پر لکھا ہے۔

"محی السنۃ نے معالم میں بروایت ابن جریج بیان کیا ہے کہ نبی اسرائیل میں حضرت موسےٰ حضرت عیسیٰ اور حضرت داؤد علیہم السلام کو تو کتابیں ملی تھیں باقی ان کے سوا اور کسی نبی پر کتاب نازل نہیں ہوئی۔ بلکہ وحی آتی تھی۔"

غرضیکہ اس قسم کے بیسیوں بزرگوں کے حوالجات سے ثابت ہے۔ کہ ہر ایک نبی اور رسول کے لئے شریعت جدیدہ لانا ضروری نہیں۔ اور کہ کئی انبیاء ایسے بھی ہوئے ہیں۔ جو کہ بغیر شریعت و کتاب کے تھے۔

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ مولوی صاحب نے ہر نبی کے لئے کتاب کا عقیدہ از خود ہی گھڑ لیا ہے اور ایسی صورت میں گھڑا ہے۔ جبکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے صریح خلاف ہے۔ جیسا کہ ذیل کی تحریرات سے ظاہر ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

(۱) "توریت کے صدہا ایسے نبی بنی اسرائیل میں سے آئے کہ کوئی نئی کتاب ان کے ساتھ نہیں تھی۔ بلکہ ان انبیاء کے ظہور کے مطالب یہ ہوتے تھے کہ تا ان کے موجودہ زمانہ میں جو لوگ تعلیم توریت سے دور پڑ گئے ہوں۔ پھر ان کو توریت کے اصلی منشاء کی طرف کھینچیں... چنانچہ اللہ جلشانہ خود قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ولقد اٰتینا موسیٰ الکتاب وقفینا من بعدہ بالرسل یعنے موسےٰ کو ہم نے توریت دی۔ اور پھر اس کتاب کے بعد ہم نے کئی پیغمبر بھیجے۔ تا توریت کی تعلیم کی تائید اور تصدیق کریں... چنانچہ توریت کی تائید کے لئے ایک ایک وقت میں چار چار سو نبی آیا جن کے آنے پر اب تک بائیبل شہادت دے رہی ہے۔"

(شہادۃ القرآن صفحہ ۴۴-۴۵)

(۲) پھر فرماتے ہیں۔

"حضرت موسیٰ سے حضرت مسیح تک ہزارہا نبی اور محدث ان میں پیدا ہوئے۔ جو خادموں کی طرح کمر بستہ ہو کر توریت کی خدمت میں مصروف رہے۔ چنانچہ ان تمام بیانات پر قرآن شاہد ہے اور بائیبل شہادت دے رہی ہے۔ اور وہ نبی کوئی نئی کتاب نہیں لائے تھے۔ کوئی نیا دین نہیں سکھاتے تھے۔ صرف توریت کے خادم تھے۔" (شہادۃ القرآن صفحہ ۴۶)

(۳) پھر فرماتے ہیں:۔

"شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

(۴) پھر فرماتے ہیں:۔

"بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں۔ جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے۔ جن سے موسوی دین کی شوکت و صداقت کا اظہار ہو۔ پس وہ نبی کہلائے۔"

(ڈائری حضرت اقدس بدر جلد ۷ نمبر ۹ صفحہ ۲)

(۵) پھر فرماتے ہیں۔ "نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں ہے" (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۳)

(۶) پھر فرماتے ہیں:۔ "نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو۔ اور شرف مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے۔ کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸)

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان حوالجات سے واضح ہے کہ نبی کے لئے نئی شریعت اور نئی کتاب لانا ضروری نہیں نیز یہ کہ کئی انبیاء ایسے آچکے ہیں جو بغیر شریعت جدیدہ کے تھے۔ مگر باوجود اس صریح فیصلے کے جو حکم عدل نے کیا۔ مولوی محمد علی صاحب نے علانیہ اسکو رد کر دیا۔ چونکہ مولوی محمد علی صاحب کا یہ ادعا کہ ہر نبی کو اللہ تعالےٰ نے کتاب دی۔ قرآن کریم کے صریح خلاف تھا۔ اس لئے انہوں نے ایک طرف تو یہ کہا اور دوسری طرف اسکی یوں تاویل کی کہ "وہ احکام الٰہی جو نبی پہنچانے کے لئے مامور ہوتا ہے۔ وہی اس کی کتاب ہے۔ (بیان القرآن صفحہ ۱۸۲)

پھر لکھا:۔ "انزل معھم یہ فیصلہ کرتا ہے کہ ہر نبی کے ساتھ ایک کتاب نازل ہوتی ہے۔ اور یہی یہی آیت فیصلہ کرتی ہے کہ ہر نبی صاحب حکم ہوتا ہے یعنی تمام اختلافات میں وہ خود اپنی وحی سے جو اسکی کتاب کہلاتی ہے فیصلہ کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔" (بیان القرآن صفحہ ۱۸۶)

گویا مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک نبی کی کتاب اسکی وحی ہوتی ہے۔ اور الٰہی وحی کے احکام پہونچانے کے لئے نبی مامور ہوتا ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وحی ہوتی تھی یا نہیں۔ نیز یہ کہ حضور مامور تھے یا نہیں۔ اور باتوں کو جانے دیجئے۔ خود مولوی محمد علی صاحب جن دنوں رسالہ ریویو اردو کے ایڈیٹر تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تازہ الہامات کو خدا کی "تازہ وحی" کے عنوان سے شائع کر چکے ہیں۔ پس جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وحی ہوتی تھی

خدا سچے کو کامیاب کرتا ہے

خدا کو سدا پسند ہیں مردانِ حق پسند
ممکن نہیں کہ رائت باطل ہو سربلند

پرم پتا پرماتما سروشکتیمان اور دیا کے بھنڈار اپنے بھگتوں کو اپدیش دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ایک عالم شخص اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ جھوٹا اور سچا قول ایک دوسرے کی مخالفت کرتے ہیں دونوں میں جو ست ہے۔ زیادہ صاف ہے۔ اس کی خداوند تعالےٰ حفاظت کرتا ہے۔ اور جو جھوٹ ہے۔ اس کو تباہ و برباد کرتا ہے۔

(رگوید منڈل ۷ سوکت ۱۰۴ منتر ۱۲)

مذکورہ بالا ویدک منتر کے معیار کے رو سے ہم کرشن ثانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور پنڈت لیکھرام جی پشاوری کے دعووں پر غور کرتے ہیں۔ اور ان کی صداقت کو پرکھنے کے لئے ناظرین کی خدمت (میں) چند واقعات پیش کرتے ہیں۔

پنڈت لیکھرام جی تحریر کرتے ہیں۔ ہاں بعض جگدیشور اس کتاب (یعنی تکذیب براہین احمدیہ) کے طبع اور شائع ہونے سے قرآن موجودہ کا قصہ پاک ہوگا۔ اور عالم اس کی زہریلی تعلیم سے پاک (از کلیات آریہ مسافر حصہ اول ص ۲۲)

آخر پنڈت جی نے یہ کتاب لکھی اور وہ طبع بھی ہوگئی۔ اس کے مقابلہ میں یوگیراج کرشن ثانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کیا مرف مٹہ کی پھونکوں سے یہ الٰہی سلسلہ برباد ہو سکتا ہے؟ کبھی برباد نہیں ہوگا۔ وہی برباد ہونگے جو خدا کے انتظام کو نابود کرنا چاہتے ہیں۔ خدا نے مجھے قرآنی معارف بخشے ہیں۔ خدا نے مجھے قرآن کی زبان میں اعجاز عطا فرمایا ہے۔ خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے کہ تجھ سے ہر ایک مقابلہ کرنے والا مغلوب ہوگا۔ (از تحفہ گولڑویہ ص ۹ طبع دوم)

خداوند تعالےٰ کا عظیم الشان مسیح موعود میدان میں کھڑا ہے۔ چاروں طرف سے دشمن حملے کر رہے ہیں۔ ہر ایک کی یہ خواہش ہے۔ کہ قرآنی تعلیم کو ختم کر دیا جائے۔ دنیا کے لوگ مکر و فریب زر و دولت۔ حکومت اور ہتھکنڈے کو کام میں لاتے ہیں۔ ہر قسم کے حیلے کرتے ہیں۔ مگر نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ خداوند تعالےٰ کا پہلوان ہی کامیاب ہوتا ہے۔ اور دشمن حسرت اور ناکامی کے ساتھ اس جہان سے کوچ کر جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو مہاشہ خوشحال چند خورسند ایسے مشہور آریہ کی تحریر لکھتے ہیں۔

پنڈت لیکھرام جی مہاراج کی زندگی و شہادت کے روشن واقعات کو لیجئے اور اس کے مقابلہ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی قدردانی کا ملاحظہ کیجئے اور پھر بتایئے۔ کہ آج کس کی زیادہ عقیدت ہو رہی ہے۔ کہاں ہیں پنڈت لیکھرام کے نام پر مشن کالج سرفروشوں کے سکول وغیرہ وغیرہ۔ مگر اس کے مقابلہ میں دنیا بھر کا کوئی آباد حصہ ایسا نہیں ہے۔ جہاں پر مرزا صاحب موصوف کے نام کا پرچار نہ ہو۔ بڑے بڑے عالم فاضل دنیا کے کونہ کونہ پر ان کے نام کا پرچار کر رہے ہیں۔ کیا ان حقائق کی موجودگی میں کالج سکیشن یا گورو کل سیکشن کا کوئی آریہ سماجی لیڈر چھاتی پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتا ہے۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے مشن کے مقابلہ میں پنڈت لیکھرام کے نام پر کوئی مشن بنایا گیا۔ یا موجود ہے یا ان کے جاری کردہ مشن کو قائم رکھا ہے قادیان میں جاکر ان رسالوں، روزانہ ہفتہ وار انگریزی۔ اردو۔ عربی فارسی ان کتابوں و اخباروں کی تو گنتی کریں۔ جو کہ مرزا صاحب کے مشن کو دنیا کے کونہ کونہ میں پھیلانے کا کام کر رہی ہیں۔ اور ان مبلغوں کی گنتی تو کریں۔ جو دنیا بھر میں مرزا صاحب کی نبوت کا پیغام پھیلا رہے ہیں۔ ان کے اپنے ملک میں تمام اقوام ان کی مخالف ہیں۔ خود مسلمان ان کو کافر خیال کرتے ہیں۔ ان پر فتوے لگاتے ہیں۔ مگر وہ شیر مرد مرزا صاحب کے کلام و کام کو مست ہاتھی کی طرح پھیلاتے جاتے ہیں۔

(آریہ ویر کا شہید نمبر ۲۷ فروری ۱۹۳۳ء)

(۲) ایک اور صاحب لکھتے ہیں۔

پنڈت جی کی شہادت کیا تھی۔ آریہ سماج پر آفات ناگہانی کا پیش خیمہ تھی۔ مخالفین کے گھروں میں گھی کے چراغ جلے۔ حق تو یہ ہے۔ کہ شہید اکبر کی موت کے بعد آریہ سماج نے ویسا ایک لعل بھی پیدا نہیں کیا۔

(آریہ مسافر لاہور ۱۹ اگست ۱۹۳۴ء)

(۳) آریوں کے لئے یہ واجب ہے کہ مرزائیوں سے اسلام کے متعلق کوئی بات نہ کریں۔ مرزائیوں کے ساتھ آئندہ کوئی تحریری یا تقریری مباحثہ وغیرہ نہیں ہونا چاہیئے۔

(آریہ ویر کا مرزائی نمبر ۲۳ مارچ ۱۹۳۳ء)

(۴) احمدیہ تحریک کا زیادہ تر حلقۂ کار مسلمانوں کے درمیان رہا ہے۔ اس جماعت کے کام نے مسلمانوں کے اندر حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ اس تحریک نے مسلمانوں کے اندر اتحاد پیدا کر دیا ہے۔ آج مسلمان ایک طاقت نہیں۔ اب آریہ سماج کی طرف آؤ۔ اس کا کام زیادہ تر ہندوؤں میں رہا ہے۔ لیکن آج ہندوؤں کی حالت کو دیکھو۔ مسلمان قرآن کے گرد جمع ہوگئے۔ ہاں آریہ سماج ہندوؤں کو کسی ایک نقطہ پر جمع نہ کر سکا۔ آریہ سماج کا پران وید ہے۔ وید آریوں کا پرم پوتر گرنتھ ہے۔ اور اس کا پڑھنا پڑھانا۔ اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔ لیکن آریہ سماج ہندوؤں میں ۵۰ سال کام کرنے کے بعد بھی ان کو وید کے گرد جمع نہ کر سکا۔ کیا کبھی سوچا بھی ہے۔ کہ کیوں ہندو وید کے گرد جمع نہیں ہو سکے۔

اس کا جواب صاف ہے۔ کہ آریہ سماج خود وید کی طرف کم توجہ دے رہا ہے۔ آریہ سماج میں اس وقت ایسے بھی آدمی پیدا ہوگئے ہیں۔ جن کا وید پر وشواش نہیں رہا۔ آج تک ویدوں کا مستند ترجمہ ہم کسی زبان میں شائع نہیں کر سکے۔

(آریہ ویر ۹ اگست ۱۹۳۱ء)

ناظرین ان حوالجات پر غور کریں اور دیکھیں۔ کہ چونکہ یوگیراج کرشن ثانی علیہ السلام خدا کی طرف سے تھے۔ خداوند کریم نے آپ کو مدد دی۔ اور آپ کو کامیاب و بامراد کر دیا۔ لیکن آپ کے مخالف کے پاس جھوٹ تھا اس لئے خداوند کریم نے اپنے وعدے کے انوسار اس کو ناکام و نامراد رکھا۔

خاکسار فتح محمد احمدی شرما از کراچی

چند ضروری سوالات

(۱) کیا آپ نے اپنے شرح چندہ (چندہ عام یا حصہ آمد) میں اضافہ کیا ہے؟

(۲) اگر آپ موصی ہیں۔ تو کیا اپنی زندگی میں حصہ جائیداد ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔

(۳) کیا آپ نے اپنا ایسا روپیہ جو خاص اغراض۔ مثلاً تعمیر مکان یا بیاہ شادی یا تعلیم بچگان کے لئے جمع کیا ہو۔ بطور امانت ذاتی خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرا دیا ہے

(۴) کیا آپ ریزرو فنڈ کی فراہمی کے لئے کوشش کر رہے ہیں؟

اگر ان میں سے کسی سوال کا جواب نفی میں ہو۔ تو اس بارہ میں اب سعی فرما کر کمی کو پورا کیا جاوے۔ ناظر بیت المال۔

مشرقی افریقہ جانے والوں کی خدمت میں گذارش

اگر کوئی احمدی بھائی ۱۵ مارچ کے جہاز سے مشرقی افریقہ جانے والے ہوں۔ تو وہ اس اعلان کے دیکھتے ہی خاکسار کو اطلاع دیں کہ وہ مشرقی افریقہ کی کس بندرگاہ پر اترینگے اور بمبئی جانے کے لئے وہ کب اپنے گاؤں یا شہر سے روانہ ہونگے۔ خاکسار شیخ مبارک احمد مبلغ سلسلہ قادیان

مجالس خدام الاحمدیہ کی ماہوار رپورٹ

بابت ماہ جنوری ۱۹۳۹ء

ماہ جنوری ۱۹۳۹ء میں بفضلہ تعالیٰ مجلس خدام الاحمدیہ کی مساعی بہت کامیاب رہیں۔ بہت سی مقامی اور بیرونی مجالس نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات سے متاثر ہو کر زیادہ ہمت اور سرگرمی سے کام کرنا شروع کر دیا۔ کئی جگہ پر نئی مجالس قائم ہو گئیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے خوب کام کر رہی ہیں۔

مقامی مجالس

محلہ دارالرحمت: میں اجتماعی کام باقاعدہ ہوتا رہا۔ محلے کے شمالی حصہ میں پانچ چھ نالیاں کھود دی گئیں۔ بعض نالیاں صاف کی جاتی رہیں۔ اراکین کی تعلیم و تربیت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا باقاعدہ درس دیا جاتا رہا۔ اطفال کی نگرانی کرتے ہوئے انہیں برے الفاظ منہ سے نکالنے۔ لڑنے پتنگ اڑانے سے منع کیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات بورڈ پر تحریر کئے جاتے رہے۔ ہفتہ وار اجلاس میں اراکین کو تقریروں کی مشق کرائی گئی۔ پابندی نماز کے لئے اطفال میں خصوصاً کوشش کی گئی خدمت خلق کی جہت میں بہت سے بیماروں کی تیمارداری کی گئی۔ بعض کے لئے رات کو دوائیاں لاکر دی جاتی رہیں۔ دو تین جنازوں کی تکفین و تدفین کے انتظام میں حصہ لیا۔ نمازیوں کی سہولت کے لئے مسجد میں صبح و شام باقاعدگی سے وضو کے لئے پانی مہیا کیا جاتا رہا۔ گم شدہ اشیاء کا بورڈ پر اعلان ہوتا رہا۔ صبح کی نماز کے لئے جگانے کے واسطے محلہ میں جلوس کے گشت لگانے کا انتظام کیا گیا۔ خدمت بیوگان کے سلسلہ میں ایک بیوہ کو آٹا پسوا کر دیا گیا۔ بعض محتاجوں کے لئے آٹا مہیا کیا گیا۔ تبلیغی لائحہ عمل کے ماتحت انفرادی تبلیغ کے علاوہ دو وفود ملحقہ دیہات میں بھیجے گئے۔ بعض مقامی سرکاری افسران کو احمدیت کے متعلق کتابیں خرید کر دی گئیں۔ اور محلہ کے منتظم افسران سے ان کے انتظامی امور میں احسن طور پر تعاون کیا گیا۔

محلہ دارالفضل میں مجلس کے اجتماعی کام کے علاوہ اراکین کی تعداد میں اضافہ کے لئے خاص طور پر کوشش کی گئی۔ چنانچہ محلہ کی مردم شماری کر کے رکنیت کے قابل افراد کی فہرست تیار کی گئی اور ان کی خدمت میں تحریک کی گئی۔ الحمد للہ کہ اب ممبروں کی پہلے سے تعداد بہت زیادہ ہے۔ اطفال کی نمازوں اور عام نگرانی کے لئے ان کی مکمل فہرست تیار کر کے گروپ بنا دیئے گئے۔ اور مربیان کو ان کی نگرانی کا کام سپرد کیا گیا۔ ایک مریض کی چارپائی ہسپتال میں پہنچائی گئی۔ مریضوں کی تیمارداری ہوتی رہی۔ اجتماعی کام محلہ کی باقاعدہ سروے کے بعد کیا گیا۔ توسیع مساجد اور انٹی ٹیوبرکلوسز کے لئے چندہ جمع کیا گیا۔ صبح کی نماز کے لئے جلوس کی شکل میں لوگوں کو جگایا گیا۔ مساکین و بیوگان کے لئے اراکین کے گھر گھر سے آٹا اکٹھا کر کے ان کی مدد کی گئی۔

محلہ دارالبرکات میں گلیوں کے نشیب و فراز کی ہمواری کا ایک حد تک کام ہوا۔ رسالہ الوصیت۔ فتح اسلام۔ اور اسلام میں اختلافات کے آغاز کا درس دیا گیا۔ نماز فجر کے لئے جگانے کا انتظام رہا۔ ایک بیوہ کو آٹا پسوا کر دیا گیا۔ اسٹیشن پر مسافروں کی سہولت کے لئے خدام جاتے رہے۔ بعض بیماروں کی عیادت کی گئی۔ مسجد کی صفائی کی طرف توجہ دی گئی۔ ریلوے روڈ پر قریباً پچاس فٹ لمبی جگہ پر مٹی ڈالی گئی

حلقہ مسجد مبارک میں مسجد مبارک کی صفائی کی گئی۔ بعض نالیاں بنائی گئیں سڑک کی نشیب و فراز کو ہموار کرنے میں سعی کی گئی۔ بیوگان کی خبر گیری باقاعدہ ہوتی رہی۔ انفرادی تبلیغ کی گئی۔ مہمانخانہ کے حوض میں وضو کے لئے پانی ڈالا جاتا رہا۔ اراکین کی تقریری مشق کے لئے باقاعدہ اجلاس ہوتے رہے محلہ کے ناخواندگان کی فہرست مرتب کی گئی۔ اراکین ایک جنازہ کے انتظامات تجہیز و تکفین میں شریک ہوئے۔

محلہ دارالعلوم میں سڑکوں کی صفائی کی گئی۔ بعض نالیاں بنائی گئیں مجلس اطفال کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ممبران کے تربیتی اجلاس منعقد کئے گئے۔ توسیع مساجد کے لئے چندہ جمع کیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس ہوتا رہا۔ ناخواندہ اصحاب کی فہرست مرتب کی گئی۔ مجلس کیلئے دفتر کا انتظام کیا گیا۔

حلقہ مسجد اقصےٰ کی مجلس مسجد اقصےٰ کی صفائی میں کوشاں رہی۔ اجتماعی کام کے علاوہ بیوگان کو سودا لا کر دیا گیا۔ نماز کے لئے تلقین کی جاتی رہی۔ دیگر محلوں کے بعض اراکین کی طرح اس محلہ کے بعض ممبران بھی نماز جمعہ پڑھانے کے لئے ملحقہ دیہات میں جاتے رہے۔ اراکین کی تعداد میں زیادتی کیلئے خاص کوشش کی گئی۔

حلقہ مسجد فضل میں اجتماعی طور پر ایک ویران کنوئیں کو بند کرنے کے لئے مٹی ڈالی جاتی رہی۔ صبح کی نماز کے لئے اہل محلہ کو بیدار کرنے کے لئے ممبران وفد کی صورت میں پھرتے رہے۔ ایک بیمار ضعیف العمر بیوہ کی تیمارداری کی گئی۔ محلہ میں مجلس اطفال قائم ہے۔ ہفتہ وار اجلاس کر کے ان کو تقریر کی مشق کرائی گئی۔

حلقہ مسجد ریتی چھلہ مسجد میں بھرتی ڈالی گئی۔ بارش کے دوران میں ایک بیمار عورت کو ہسپتال میں چارپائی پر پہنچایا گیا۔ اور اس کی ضروریات مہیا کی گئیں۔ چندہ کی تحصیل میں صدر صاحب محلہ کی امداد کی گئی۔ محلہ کے ناخواندہ اصحاب کی مردم شماری کر کے ان کی تعلیم کا انتظام کیا گیا۔ بعض جنازوں کی تکفین و تجہیز کے سلسلے میں ممکن امداد بہم پہنچائی گئی۔

بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں مجلس کے اراکین کو صرف جمعہ کا دن فارغ ملتا ہے۔ ہر جمعہ کی صبح کو مسجد اقصےٰ میں صفائی کا کام ہوتا رہا۔ اس کے علاوہ بورڈنگ کے خدام کے تبلیغی وفود ہر جمعرات کو تبلیغ کیلئے باہر جاتے رہے عرصہ زیر رپورٹ میں آٹھ وفود مختلف دیہاتوں میں گئے۔ الحمد للہ کہ مجلس کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے چار اصحاب کو بیعت کی توفیق دی۔ ایک وفد پر ایک گاؤں میں خشت باری کی گئی۔ لیکن اراکین نے ثابت قدمی اور استقلال کا نمونہ پیش کیا۔

دارالشیوخ میں دو گروپ کام کر رہے ہیں۔ جنہوں نے ایک ویران کنوئیں کو پُر کرنے کا کام کیا۔ دارالشیوخ کے قریب ایک جگہ بھرتی ڈالی گئی۔ اور بہشتی مقبرہ کی سڑک کی درستی کی۔

دارالسعت میں مسجد کے درختوں کو پانی دیا گیا۔ اور مسجد کی صفائی کی گئی۔ توسیع مساجد کا چندہ وصول کیا گیا۔ حضرت مسیح موعود کی کتب کا درس ہوتا رہا۔ سست اصحاب کو نمازوں کی پابندی کی تلقین کی گئی۔ سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کے وعدوں کی فہرست تیار کی گئی۔

ناصر آباد میں مسجد کی دیوار کے ساتھ مٹی ڈالی گئی۔ درس دیا جاتا رہا۔ ایک غریب کی نقدی سے مدد کی گئی ایک بیمار عورت کو ہسپتال پہنچایا گیا دوسرے بیماروں کی خبر گیری کی گئی۔ انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی۔ ایک بیوہ کو سودہ لاکر دیا گیا۔

قادر آباد میں مجلس کے زیر انتظام قرآن مجید اور تذکرہ کا درس دیا گیا چھ ممبران کو قرآن مجید کا ترجمہ پڑھایا

شروع کیا گیا۔ ایک شکستہ راستہ کو درست کیا گیا۔ اراکین جلوس کی صورت میں نماز فجر کے لئے لوگوں کو جگاتے رہے مجلس اطفال قائم کی گئی۔ انفرادی طور پر تبلیغ ہوتی رہی۔

بیرونی مجالس

دہلی۔ پچاس افراد کو تبلیغ کی گئی۔ مہینہ میں دو دفعہ اراکین نے اجتماعی کام کیا۔ غیر مسلم اصحاب کو چائے پر بلا کر پیغام احمدیت سنانے کا انتظام کیا۔ ویدک یونانی دوا خانہ کی صفائی کی گئی ایک وفد ایک گاؤں میں تبلیغ کے لئے گیا۔ بیماروں کی عیادت و تیمارداری کی گئی۔ ایک نائٹ اسکول میں متعدد کو تعلیم دی گئی۔ ایک مضروبہ کو جو راستے میں گری پڑی تھی۔ ہسپتال سے مرہم پٹی کرا کر اس کے گھر پہنچایا گیا۔ راستوں سے مضرت رساں اشیاء ہٹائی گئیں۔

لاہور۔ میں نائٹ اسکول جاری ہیں۔ جن میں بعض غیر احمدی طلباء بھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ مجلس کے ممبران نے ایک پبلک جلسہ کے انعقاد کا مقامی جماعت کے زیر ہدایت انتظام کیا۔ دو یورپین عیسائیوں کو لٹریچر براہ تبلیغ دیا۔ ممبران نے مجلس کے زیر اہتمام ورزش کا انتظام بھی کیا ہے۔ ایک مسافر کو کھانا کھلایا گیا۔

راولپنڈی۔ میں پابندی نماز کے پروگرام پر باقاعدگی سے عمل کرنے کی خاطر نو حلقہ جات مقرر کئے گئے۔ جہاں نمازیوں کی باقاعدہ حاضری لی جاتی رہی۔ اور باقاعدہ احباب دوسرے دوستوں کو نماز کے لئے جگاتے رہے۔ قرآن شریف۔ حدیث شریف اور کتب حضرت مسیح موعود ؑ کا درس ہوتا رہا۔ مجلس کے تربیتی اجلاس ہوتے رہے خدمت خلق کے مواقع سے حتی المقدور فائدہ اٹھایا گیا۔ اراکین انفرادی طور پر مسجد کی صفائی کرتے رہے۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کا باقاعدہ انتظام کیا۔

فیروز پور۔ میں روزانہ ایک پبلک جگہ پر کتاب حقیقی انقلاب سنائی جاتی رہی۔ مسجد کی صفائی کی گئی۔ مسجد کے پودوں کو پانی دیا گیا۔ غیر احمدی اصحاب کو کتب سلسلہ دی گئیں۔ بعض اصحاب کو سودا سلف لا کر دیا گیا۔ بیماروں کی عیادت کی گئی۔ بورڈ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات لکھے جاتے رہے۔ مضامین کی مشق اور نشانہ بازی کے مقابلوں کا انتظام کیا گیا۔

کاٹھ گڑھ میں ایک گلی میں جہاں لوگوں کو کیچڑ کی وجہ سے گذرنے میں تکلیف ہوتی تھی۔ مٹی ڈالی گئی مسجد احمدیہ اور بعض اور گلیوں کو صاف کیا گیا۔ نشیب و فراز درست کئے گئے۔ احمدیہ انجمن دیہات سدھار کو جلسہ کے انعقاد میں ہر ممکن امداد دی گئی۔ ایک کنوئیں کے نواح کو کیچڑ وغیرہ سے صاف کیا گیا۔ قرآن کریم کے درس اور اخبار الفضل کے سنانے کا سلسلہ جاری رہا۔ پابندی نماز کے لئے سست احباب کو توجہ دلانے کی خاص کوشش کی گئی ناخواندہ مردوں اور عورتوں کو ہر روز دو گھنٹے کے قریب پڑھایا جاتا رہا۔ نائٹ اسکول کامیابی سے چل رہا ہے۔ مجلس کے اجتماعی کام کے نیک نمونہ سے متاثر ہو کر بعض دفعہ غیر احمدی بھی کام میں شامل ہو جاتے ہیں۔

قصور میں قرآن شریف اور کشتی نوح کا درس ہوتا رہا۔ عیسائیوں اور غیر احمدیوں کو تبلیغ کی گئی۔ بعض غرباء کی مالی امداد کی گئی۔ ایک غریب خاندان کو بوجہ تنگدستی فاقہ ہونے پر کھانا پکوا کر بھیجا گیا۔ ایک بیمار کو ہسپتال سے دوائی لا کر دی گئی۔ بعض جھگڑوں کا تصفیہ کرایا گیا۔ قریباً ڈیڑھ صد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

کوئٹہ یہاں ممبران کو ہفتہ میں ایک دن کی رخصت ہوتی ہے۔ چنانچہ ممبران نے وفود کے ذریعہ تبلیغ کا پروگرام بنایا۔ اور اس پر حتی المقدور عمل کیا۔ مسجد کی صفائی کی جاتی رہی۔ بعض غیر احمدیوں میں تبلیغ کی گئی۔ ایک بیمار کی تیمارداری کی گئی۔

سیالکوٹ میں بعض اراکین دوسرے دوستوں کو روزانہ تعلیمی امداد دیتے رہے توسیع مساجد کے چندہ کی تحصیل میں ممبران نے کوشش کی۔ خدمت خلق کے مواقع سے حتی المقدور فائدہ اٹھایا گیا۔ اراکین تبلیغ میں خاص طور پر کوشاں رہے۔ بعض مریضوں کی تیمارداری کی گئی اور ان کے لئے دوائی لا کر دی جاتی رہی۔ ایک صاحب کی ان کے مقدمہ میں اور ایک صاحب کی ترقی تنخواہ میں ہمارے ایک رکن نے کوشش کی۔ ایک قیدی کو جیل خانہ میں جا کر کھانا کھلایا گیا۔ ایک رکن مسجد میں درس دیتے اور بچوں کو قرآن مجید پڑھاتے ہیں۔

پٹھانکوٹ یہاں ہماری مجلس کے ایک ہی ممبر ہیں۔ لیکن انہوں نے ضرورت کے موقع پر مجلس کے لئے باعث فخر نمونہ پیش کیا۔ چنانچہ ایک مریض کے لئے جب کہ وہ خطرناک حالت میں تھا۔ انہوں نے اپنا چھ اونس کے قریب خون پیش کیا اور اس قربانی کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے مریض کو موت کے منہ سے نکال لیا۔

کیرنگ۔ یہاں کے ممبر خاص اخلاص سے کام کر رہے ہیں یہ علاقہ دیہات میں جہاں بیشتر ہندوؤں کی آبادی ہے۔ انفرادی اور وفود کے ذریعہ تبلیغ کی جاتی رہی۔ بیوگان کی مالی امداد کی گئی۔ پابندی نماز کی انفرادی طور پر تلقین ہوتی رہی۔ چندوں کی وصولی میں اراکین نے خاص کوشش کی۔ بعض جھگڑوں کا تصفیہ کیا گیا۔ نماز جمعہ اور عید کے دن سائبان اور پردہ لگانے کا انتظام کیا۔

برہمن بڑیہ یہاں ممبران مجلس نے سو مریضوں کی تیمارداری کی مسکین نادار لوگوں کو مالی امداد دی۔ اور دو بیواؤں کی خبر گیری کی۔ چار احمدی نوجوانوں کو اردو کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ ممبران مجلس بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے ذریعہ اردو سیکھ رہے ہیں۔ ماہ زیر رپورٹ میں تیس اشخاص کو تبلیغ کی گئی۔ اور چھ افراد کو تلقین پابندی نماز کی گئی۔ اس کے علاوہ اردگرد کے دیہات کا دورہ کر کے احمدی احباب میں مختلف چندوں کی تحریک کی گئی۔

ایک احمدی طالب علم کی شاندار کامیابی

اخبار پیغام حیات پانی پت اپنی اشاعت مورخہ یکم مارچ ۳۹ء میں لکھتا ہے۔ طلباء میں ادبی ذوق پیدا کرنے کے لئے عثمانیہ کلب نے پانی پت میں ۱۹۲۹ء سے ایک تقریری مقابلہ کی بنیاد ڈالی ہے۔ چنانچہ اس کے جلسے سالانہ ہوتے ہیں امسال یہ جلسہ ۱۰-۱۱-۱۲ر فروری ۱۹۳۹ء کو وکٹوریہ میموریل لائبریری میں ہوا۔ جس میں متعدد سکولوں اور کالجوں نے حصہ لیا۔ مدارس کے مقابلہ میں جامعہ ملیہ کو اول رہنے پر ایک کپ دیا گیا۔ انفرادی طور پر مسٹر عبدالسلام شبلی متعلم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کو۔ مجموعی طور پر اول رہنے میں۔ مسٹر مشتاق صدیقی متعلم جامعہ ملیہ دہلی کو مضمون فی البدیہہ میں۔ اور مسٹر اکرم حسین متعلم حالی مسلم ہائی سکول پانی پت کو مضمون معینہ میں اول رہنے پر ایک ایک سنہری تمغہ دیا گیا۔ (ہم جلسہ میں موجود تھے۔ اور بلا خوف تردید کہتے ہیں۔ کہ مسٹر عبدالسلام شبلی متعلم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان مجموعی طور پر بھی سب سے اول رہے۔ مضمون فی البدیہہ میں بھی یقیناً سب پر فائق رہے۔ اور مضمون معینہ میں بھی کوئی ان جیسا نہ بول سکا۔ یہ بات صرف ہم ہی نہیں کہتے۔ بلکہ جلسہ میں شامل ہونے والے ہر شخص کی زبان پر یہی بات تھی۔ اور سارا مجمع شبلی کے زور بیان۔ روانی تقریر استدلال اور دلائل کی تعریف کر رہا تھا۔ سکولوں کے متعلق جو تمغے تین مختلف طلباء کو دیئے گئے۔ حقیقت میں ان تینوں کا مستحق شبلی اور صرف شبلی تھا۔ ایڈیٹر)